بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۰/۵۹ | ۵ رجب ۱۳۹۱ھ ۲۸ ظہور ۱۳۵۰ ہش ۲۸ اگست ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۹۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازی عمر کے لئے بالالتزام دعاؤں میں مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی پشاور میں قیام فرما ہیں آپ کی طبیعت عرصہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ دن بدن کمزوری زیادہ محسوس ہوتی ہے بدن میں درد ہے اور ضعف کی شکایت ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کے لئے التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے آمین۔

مکرم مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ کے بازو پہ گذشتہ دنوں ایک حادثہ میں چوٹ آئی تھی ان کا بازو ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوا۔ میو ہسپتال لاہور کے آرتھرپیڈک سپیشلسٹ کی زیر ہدایت علاج ہو رہا ہے۔ بازو کے جوڑ (کہنی) میں بہت درد رہتا ہے اور بازو پوری طرح سیدھا بھی نہیں ہوتا۔ احباب جماعت سے کامل شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

طبیہ کالج ربوہ میں نئے سال کا داخلہ

طبیہ کالج ربوہ میں نئے سال کا داخلہ یکم تھوک/ستمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ کم از کم معیار داخلہ میٹرک ہے۔ تفصیل کے لئے پراسپکٹس دفتر سے طلب فرمائیں۔

(پرنسپل طبیہ کالج۔ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خُدا ہی کی تلاش کرو، حقیقی لذّت خُدا ہی میں ہے

خُدا پر ایمان اُس کا ہے جسے خُدا نے ہی ایمان دیا

”خدا ہی کی تلاش کرو۔ حقیقی لذّت خدا ہی میں ہے جو لذّات اس دُنیا سے لیجاوے گا وہی اس کے ساتھ رہیں گی۔

ایک دہریہ جب مرے گا تو اُسے یہی خیال ہو گا کہ میں وہیں ہوں اور صرف جسم جدا ہوا ہے اس کو حسرت ہی حسرت رہے گی جسم کے اندھے اچھے ہیں۔ اور قابلِ رحم ہیں بہ نسبت اس کے کہ دل کے اندھے ہوں۔

...... دین کا سارا حصّہ ایسا نہیں ہوتا کہ انسان اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔ ایک حصّہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ خود خدا سمجھا دے۔ پھر جو سمجھنے والے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ اُن کے دلوں میں بٹھاتا جاتا ہے۔ انسان کو پوری سعادت تک پہنچانے کے واسطے خدا تعالیٰ نے اور حواس رکھے ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو پھر دین کو انسان سمجھ نہ سکتا۔ اور اُس وقت میں حقیقی طور پہ انسان خدا پر ایمان لاتا ہے۔ خدا پر ایمان اس کا ہے جسے خدا نے ہی ایمان دیا۔ برہمو کی طرح زمین اور آسمان کو دیکھ کر پھر خدا کی ضرورت کو ماننا تو گویا اپنی طرف سے ایک خدا تجویز کرنا ہے اور اس طرح سے گویا خود انسان کا احسان خدا پر ہے کہ اُس نے خدا کا پتہ لگایا۔ اصل میں اس روز سے انسان کو سچی زندگی حاصل ہوتی ہے جسدن سے وہ خدا پر احسان نہیں رکھتا بلکہ خدا کا اپنے اُوپر احسان مانتا ہے کہ اس نے خود اپنے وجود سے اُسے خبر دی اور اسی دن سے سفلی زندگی سے انسان کو نجات حاصل ہوتی ہے جس دن خدا کہے کہ میں غالب ہوں اور اس دن سے وہ ترک گناہ پر قادر ہو گا۔ یہی وہ سلسلہ ہے جس سے انسان کو کامل یقین خدا پر حاصل ہوتا ہے مگر ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

دُنیا میں بھی ہر ایک شخص انعام واکرام کے قابل نہیں ہوتا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے انعام واکرام بھی خواص پر ہوتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۷۷ - ۲۷۸)

احمدیہ ہسپتال swedro (غانا) میں

ایک ماہ میں دس اپریشن ہوئے اور ڈیڑھ ہزار مریضوں کا علاج کیا گیا

نصرت جہاں ”آگے بڑھو“ پروگرام کے تحت ہمارے ڈاکٹر مکرم آفتاب احمد صاحب کو غانا میں swedro کے مقام پر احمدیہ ہسپتال میں کام شروع کئے قریباً ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہو گیا ہے اور یہ خبر قارئین کرام کے لئے انتہائی مسرت کا باعث ہو گی کہ ابتدائی ایک ماہ میں ڈاکٹر صاحب نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دس آپریشن کئے اور ۱۵۰۰ مریضوں کا علاج کیا۔ الحمد للہ۔ ان میں سے ۷۵۰ مریض ایسے تھے جو عیسائی ہسپتالوں میں زیرِ علاج رہ چکے تھے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ساٹھ ستّر میل تک کے علاقہ میں سے بڑی کثرت کے ساتھ مریض اس ہسپتال میں علاج کے لئے آرہے ہیں۔ ان میں عیسائی پادری بھی شامل ہیں۔ اکثر و بیشتر مریضوں کا معائنہ کرنے اور دوائی وغیرہ دینے کے لئے ڈاکٹر صاحب کو OVER WORK کرنا پڑتا ہے۔ ان کی رپورٹ کے مطابق ۳ اگست کو نئے اور پرانے ملا کر ایک سو سے زائد مریض آئے اور ڈاکٹر صاحب نے ان کا معائنہ کر کے دوائی بھی خود ہی تیار کر کے دی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ڈاکٹر صاحب کو ابنائے ارض بلال کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق دے اور وہاں اسلام کا بول بالا کرنے کے علاوہ انہیں پاکستان کے نام کو روشن کرنے کی توفیق بھی ملے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۸ ظہور ۱۳۵۰ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلائی تحقیق کا موجودہ دور اور ایک قرآنی انذار

ہم قبل ازیں یہ واضح کر چکے ہیں کہ سورۃ رحمٰن میں اللہ تعالیٰ نے جہاں آخری زمانہ میں جنّ و انس یعنی روس اور امریکہ کی نظام شمسی کے دوسرے کرّوں میں پہنچنے کی مساعی کا ذکر فرمایا ہے وہاں ساتھ ہی انہیں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا انکار کرنے اور خلائی تحقیقات کے سلسلہ میں اپنی محیّر العقول کامیابیوں پر گھمنڈ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کرنے کی صورت میں ہولناک عذاب سے بھی ڈرایا ہے۔ جیسا کہ ان دونوں قوموں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ

(سورۃ الرحمٰن آیت ۳۶)

یعنی تم دونوں قوموں پر ایک شعلہ گرایا جائے گا اور تانبا بھی گرایا جائے گا پس تم دونوں (قوانینِ قدرت پر) ہرگز غالب نہیں آسکتے۔

یوں تو اللہ تعالیٰ نے گزشتہ صدی کے اواخر میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے ذریعہ مغربی اقوام کو آنے والی ہولناک تباہیوں سے خبردار فرما دیا تھا لیکن ان تباہیوں کے یکے بعد دیگرے رونما ہونے کے بعد ضروری تھا کہ سورۃ رحمٰن کی آیت ۳۶ کی رو سے خاص خلائی تحقیقات کے دور میں بھی آنے والے ہولناک ترین عذاب سے ان اقوام کو از سرِ نو خبردار کیا جاتا تاکہ یہ قومیں اگر چاہیں تو ھدایت کا راستہ اختیار کر کے اس تباہی سے محفوظ رہ سکیں۔ یوں تو روس اور امریکہ دونوں ہی عرصۂ دراز سے خلائی تحقیقات کے کاموں میں لگے ہوئے تھے لیکن تسخیر کائنات کی مہم کا اصل آغاز ۱۹۶۱ء میں ہوا جب امریکہ کے صدر کینیڈی نے اپنی قوم سے یہ وعدہ کیا کہ ۱۹۷۰ء سے پہلے پہلے امریکہ پہلے انسان کو چاند کی سطح پر اتار دے گا۔ چنانچہ فی الحقیقت امریکہ نے ۱۹۶۹ء میں اپنے دو خلا نوردوں نیل آرمسٹرانگ اور ایڈون آلڈرن کو دنیا کی تاریخ میں پہلی بار چاند کی سطح پر اتار دکھایا اور پھر انہیں خیریت سے زمین پر واپس لاکر ثابت کر دکھایا کہ انسان اسیطرح نظام شمسی کے دوسرے کرّوں تک بھی رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے بعد دو سال کے اندر اندر وہ مزید تین بار کامیابی کے ساتھ اپنے متعدد خلا نوردوں کو چاند پر بھیج چکا ہے۔ اُدھر روس بھی خلائی تحقیقات اور تسخیر کائنات کی دوڑ میں امریکہ سے پیچھے نہیں ہے۔ اگرچہ اُس نے تاحال اپنے کسی خلا نورد کو چاند پر نہیں اتارا ہے لیکن جو کچھ سائنسی کارنامے امریکہ نے اپنے خلا نوردوں کو چاند پر اتار کر سرانجام دیئے ہیں روس نے انہی کارناموں کو اپنا کوئی خلا نورد وہاں بھیجے بغیر اپنے خلائی جہازوں کو چاند کی سطح پر اتار کر باحسن طریق پورا کر دکھایا ہے۔ الغرض دونوں ہی زمین اور آسمانوں کے اقطار کو پھاندنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں لگے ہوئے ہیں۔ خلائی تحقیقات کے سلسلہ میں ۱۹۶۱ء کے بعد جب ان ہر دو اقوام کی کوششیں اپنی انتہا کو پہنچ گئیں اور انہوں نے انسان کو چاند پر اتارنے کی کوششیں تیز سے تیز تر کر دیں تو اللہ تعالیٰ نے پہلے خلا نورد کے چاند پر اترنے سے بھی دو سال قبل یعنی ۱۹۶۷ء میں اپنے خلیفہ برحق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پاکستان سے یورپ لے جا کر وہاں آپ کی زبان مبارک سے اَقْطَارُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کو پھاندنے کی جدوجہد میں مصروف اقوام یعنی روس اور امریکہ کو آنے والے ہولناک ترین عذاب سے خبردار فرمایا۔ آپ نے قریب قریب انہیں الفاظ میں ان ہر دو اقوام کو آنے والے ہولناک ترین عذاب کی خبر دی جن الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ رحمٰن کی آیت ۳۶ میں آج سے قریباً ۱۴ سو سال پیشتر خبر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا تم دونوں قوموں پر ایک شعلہ گرایا جائے گا اور تانبا بھی گرایا جائے گا اور تم ہرگز غالب نہ آسکو گے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۸ جولائی ۱۹۶۷ء کو وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال لندن میں وانڈز ورتھ کے میئر اور بعض دوسری اہم برطانوی شخصیتوں کے روبرو تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تیسری جنگ کی بھی خبر دی ہے جو پہلی دونوں جنگوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی۔ دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص دم بخود رہ جائے گا۔ آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہوگی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ نئی تہذیب کا قصرِ عظیم زمین پر آرہے گا۔ دونوں متحارب گروہ یعنی روس اور اس کے ساتھی اور امریکہ اور اس کے دوست ہر دو تباہ ہو جائیں گے۔ ان کی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔ ان کی تہذیب و ثقافت برباد اور ان کا نظام درہم برہم ہو جائے گا ... ... شاید آپ اسے ایک افسانہ سمجھیں مگر وہ جو اس تیسری عالمگیر تباہی سے بچ نکلیں گے اور زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے کہ یہ خدا کی باتیں ہیں اور اس قادر و توانا کی باتیں ہمیشہ پوری ہوتی ہیں۔ کوئی طاقت انہیں روک نہیں سکتی"

(امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ صفحہ ۱۰۹)

یہ انذار غور سے دیکھا جائے تو بعینہٖ وہی انذار ہے جو زمین اور آسمانوں کے اقطار کو پھاندنے کی کوشش میں سرگرداں رہنے والی دو قوموں کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ رحمٰن کی آیت يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ کے ذریعہ دیا ہے۔ الغرض خلائی تحقیقات اور تسخیر کائنات کی کوششوں میں روس اور امریکہ کی کامیابیاں جہاں ان اقوام کے لئے خوشی و مسرت اور ایک گونہ فخر کا موجب ہیں وہ ان ایام میں فخر کا اظہار بڑھ چڑھ کر کر بھی رہی ہیں جیسا کہ صدر نکسن کے حالیہ بیانات سے ظاہر ہے با ایں ہمہ یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ اُن کی یہ کامیابیاں قرآنی پیشگوئی کے عین مطابق منصۂ شہود پر آنے کے باوجود خود قرآنی انذار کی رو سے خطرہ کے ایک الارم کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کے نتیجہ میں ایسی محیر العقول کامیابیاں حاصل کرنے کے باوجود بھی اگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کیا اور اس کی وحدانیت کا اقرار کر کے اسلام کی آغوش میں پناہ نہ لی تو پھر ان اقوام کا ایک ہولناک تباہی سے دوچار ہونا یقینی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان اقوام کو مخاطب کرتے ہوئے سچی ہمدردی اور غمخواری کے رنگ میں یہ بھی فرمایا کہ:۔

"لیکن یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ ایک انذاری پیشگوئی ہے اور انذاری پیشگوئیاں توبہ اور استغفار سے التواء میں ڈالی جا سکتی ہیں بلکہ ٹل بھی سکتی ہیں۔ اگر انسان اپنے رب کی طرف رجوع کرے اور توبہ کرے اور اپنے اطوار درست کر لے وہ اب بھی خدائی غضب سے بچ سکتا ہے۔ اگر وہ دولت اور طاقت اور عظمت کے جھوٹے خداؤں کی پرستش چھوڑ دے اور اپنے رب سے حقیقی تعلق قائم کرے، فسق و فجور سے باز آجائے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے لگے اور بنی نوع انسان کی سچی خیر خواہی اختیار کرے۔ مگر اس کا انحصار تو ان قوموں پر ہے جو اس وقت طاقت اور دولت اور قومی عظمت کے نشہ میں مست ہیں کہ آیا وہ اس مستی کو چھوڑ کر روحانی لذت اور سرور کے خواہاں ہیں یا نہیں؟ اگر دنیا نے دُنیا کی مستیاں اور خرمستیاں نہ چھوڑیں تو پھر یہ انذاری پیشگوئیاں ضرور پوری ہوں گی اور دنیا کی کوئی طاقت اور کوئی مصنوعی خدا دنیا کو موعودہ ہولناک تباہیوں سے بچا نہ سکے گا۔ پس اپنے پر اپنی نسلوں پر رحم کریں اور خدائے رحیم و کریم کی آواز کو سنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے اور صداقت کو قبول کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا کرے۔" (ایضاً)

اس میں شک نہیں کہ خلائی تحقیقات اور تسخیر کائنات کے ضمن میں روس اور امریکہ کی یہ کامیابیاں جن میں چاند پر انسان کا پہنچنا اور دوسرے کرّوں تک رسائی حاصل کرنا شامل ہے ان اقوام کے لئے نہایت درجہ قابل فخر کامیابیاں ہیں لیکن قرآنی پیشگوئی کے بموجب ان اقوام کی یہ کامیابیاں ان کے لئے نہایت اہم تنبیہ کی بھی حیثیت رکھتی ہیں۔ اگر یہ اپنی محیر العقول کامیابیوں پر گھمنڈ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور سرکشی سے باز نہ آئیں اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کامل و مکمل اور اکمل شریعت پر ایمان لاکر عجز و انکساری کی حالت میں اس کے (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رح کی عظیم شخصیت

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ مشہور صوفی مشرب اور اپنے زمانہ کے ولی اللہ مستجاب الدعوات بزرگ تھے آپ کی روحانیت تقویٰ اور اخلاق حمیدہ کا جاذب نظر اثر تھا۔ آپ کو تفسیر قرآن مجید حدیث فقہ تصوف کا غیر معمولی علم دیا گیا تھا۔ ذہنی اور فکری صلاحیتوں سے آپ کو نوازا گیا تھا یعنی آپ بہت ہی ذہین اور ذکی تھے اور آپ نے ذاتی مطالعہ سے اسلامی علوم میں کمال حاصل کر لیا تھا۔ آپ کے زمانہ کے علماء آپ کو اسلامی مسائل میں سند تسلیم کرتے تھے۔

آپ بلند پایہ اور قادر الکلام صوفی المشرب شاعر بھی تھے آپ کو ملتانی زبان کا خاتم الشعراء تسلیم کیا گیا ہے کیونکہ آپکی شاعری فطری صفات کی حامل تھی حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کی شاعری آپ کے مناقب عالیہ اور محامد کا آئینہ ہے کیونکہ اس شاعری میں روحانی سوز و گداز عشق الٰہی اور تعلق باللہ کی تلقین اس کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ آپ صاحب حال تھے نہ صاحب قال۔ آپ بلاشبہ بینظیر روحانی صاحب کلام تھے۔ جب آپ کے اشعار پڑھے یا سنے جاتے ہیں تو انسان پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اور انسانی نفس کی اصلاح میں آپ کا کام انقلابی حیثیت رکھتا ہے۔

آپ کے حالات اور سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ جود و سخا میں ایک مثال تھے ایک روایت کے مطابق آپ نے ساٹھ لاکھ روپیہ کے قریب صدقہ و خیرات کیا ہے۔ آپ کے دروازہ پہ ہر وقت محتاجوں کا ہجوم رہتا۔ اور کوئی خالی ہاتھ واپس نہیں گیا۔

آپ کے علم و فضل، جود و سخا نیکی کرامات، عبادات، ریاضت اور ذکر و فکر کی وجہ سے ہندو، سکھ اور مسلمان تمام اقوام کے افراد آپ سے فیض روحانی حاصل کرتے تھے اور آپ کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں کا سلسلہ بالعموم پاکستان میں پھیلا ہوا ہے۔ مگر بالخصوص ملتان۔ منٹگمری۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخاں۔ سابق علاقہ ریاست بہاولپور میں آپ کے مرید بکثرت پائے جاتے ہیں علماء کا خاص طبقہ بھی آپ کا معتقد ہے۔

(۲)

اللہ عزّ و جلّ کے حکم سے جب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مسیح موعود مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا تو علماء و مشائخ نے آپ کے خلاف فتاویٰ تکفیر دیئے۔ اور تقریر و تحریر سے آپ کے خلاف فضا مشتعل کر دی گئی۔ اس مخالفت میں بعض سجادہ نشین بھی شامل ہو گئے۔ اس حالت کے پیش نظر خدا تعالیٰ کے حکم سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مختلف مشہور علماء صوفیاء کو اپنی کتاب "انجام آتھم" میں مباہلہ کی دعوت دی تھی دعوت مباہلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لئے یہ دعا تجویز فرمائی کہ اگر میرے وہ الہامات جو مجھے خداوند کی طرف سے ہوئے ہیں ان کو میں نے اپنی طرف سے بنا لیا ہے یا اگر یہ شیطانی وساوس ہیں اور تیرے (خدا کے۔ ناقل) نہیں۔ تو آج کی تاریخ سے ایک برس گزرنے سے پہلے مجھے وفات دے یا کسی ایسے عذاب میں مبتلا ہو کر جو موت سے بدتر ہو اور اس سے رہائی عطا نہ کر جب تک کہ موت آ جائے تا میری ذلت ظاہر ہو۔ ایسا ہی آپ نے اس دعوت مباہلہ میں تحریر فرمایا کہ فریق ثانی کی جماعت بھی جناب الٰہی میں بددعا کرے کہ

"ہم اس شخص کو جس کا نام غلام احمد ہے درحقیقت کذاب مفتری اور کافر جانتے ہیں پس اگر یہ شخص درحقیقت کذاب اور مفتری اور کافر اور بے دین ہے اور اس کے یہ الہام تیری طرف سے نہیں بلکہ اپنا ہی افترا ہے تو اس امت مرحومہ پر یہ احسان کر کہ اس مفتری کو ایک سال کے اندر ہلاک کر دے تا لوگ اس کے فتنہ سے امن میں آ جائیں اور اگر یہ مفتری نہیں اور تیری طرف سے ہے اور تمام الہام تیرے ہی منہ کی پاک باتیں ہیں تو ہم پر جو اس کو کافر اور کذاب جانتے ہیں دکھ اور ذلت سے بھرا ہوا عذاب ایک برس کے اندر نازل کر اور کسی کو اندھا کر دے اور کسی کو مجذوم اور کسی کو مفلوج اور کسی کو مجنون اور کسی کو مصروع اور کسی کو سانپ یا سگ دیوانہ کا شکار بنا اور کسی کے مال پر آفت نازل کر اور کسی کی جان اور کسی کی عزت پر اور جب یہ دعا فریق ثانی کر چکے تو دونوں فریق کہیں کہ آمین"۔

(اشتہار دعوت مباہلہ از انجام آتھم)

پھر آپ نے پرشوکت الفاظ میں اتمام حجت کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ یہ

"گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان! کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں سے الگ ہو اور اے مومنو! برائے خدا سب کہو کہ آمین۔"

(انجام آتھم صفحہ ۶۷)

یہ دعوت مباہلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اٹھاون علماء اور اڑتالیس صوفیاء کو بذریعہ رجسٹری ارسال کی گئی اور اس کے افتتاحیہ کلمات یہ تھے۔

"وہ صاحب باطن فقراء کے لئے یہ موقعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اور ہر ایک کدورت سے الگ ہو کر اور کامل تضرع اور ابتہال سے اس پاک جناب میں توجہ کر کے اس راز سربستہ کو اسی کے کشف اور الہام سے انکشاف چاہیں اور جب خدا کے فضل سے انہیں معلوم کرایا جائے تو پھر جیسا کہ ان کی اتقاء کی شان کے لائق ہے محبت اور اخلاص اور کامل رجوع سے ثواب آخرت حاصل کریں۔ اور سچائی کی گواہی کے لئے کھڑے ہو جائیں۔"

(انجام آتھم صفحہ ۶۹)

(۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن سجادہ نشینوں کو یہ دعوت مباہلہ ارسال کی تھی ان میں حضرت خواجہ غلام فرید بھی شامل تھے۔ جونہی حضرت خواجہ صاحب کو یہ دعوت مباہلہ موصول ہوئی آپ نے عربی زبان میں ایک خط حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ارسال فرمایا جو ہم اسجگہ درج کرتے ہیں:

"من فقیر باب اللہ غلام فرید سجادہ نشین الی جناب میرزا غلام احمد قادیانی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب الارباب والصلوٰۃ علیٰ رسولہ الشفیع بیوم الحساب وعلیٰ آلہ والاصحاب والسلام علیکم وعلیٰ من اجتھد وصاب۔ اما بعد فقد ارسلت الیّ الکتاب وبہ دعوت الی المباھلۃ وطالبت بالجواب وانی ان کنت عدیم الفرصۃ ولکن رأیت جزءً من حسن الخطاب وسوق العتاب اعلم یا اعز الاحباب انی من بدو حالک واقف علیٰ مقام تعظیمک لنیل الثواب وما جرت علیٰ لسانی کلمۃ فی حقک الا بالتبجیل ورعایۃ الآداب والآن اطلع لک بانی معترف بصلاح حالک بلا ارتیاب وموقن بانک من عباد اللہ الصالحین وفی سعیک المشکور مثاب وقد اوتیت الفضل من الملک الوھاب ولک ان تسئل من اللہ تعالیٰ خیر عاقبتی وادعو لکم حسن مآب ولولا خوف الاطناب لازددت فی الخطاب والسلام علیٰ من سلک سبیل الصواب۔ فقط

۲۷ رجب ۱۳۱۴ھ

منمقام چاچڑاں

فقیر غلام فرید
خادم الفقراء

مجلس انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء/اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

(قائد عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنرل اختر حسین ملک مرحوم

(منقول از روزنامہ امروز ۲۲ اگست ۱۹۷۱ء)

۲۲ اگست ۱۹۷۱ء کو جنرل اختر ملک مرحوم و مغفور کی دردناک موت پر دو سال پورے ہو گئے اور ۲۳ اگست سے تیسرا سال شروع ہو جائے گا گردش لیل و نہار کا عمل اسی طرح دنوں کو مہینے مہینوں کو برس اور برسوں کو قرن بناتا جائے گا اور مرحوم سے مفارقت کا یہ زمانہ طویل تر ہوتا جائے گا سچ ہے

ع جو تھا نہیں ہے جو ہے نہ ہوگا یہی ہے اک حرف محرمانہ

مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی قوت عمل اور غیر معمولی حد تک بے تاب فطرت عطا کی تھی وہ ہر وقت اسی فکر میں ڈوبے رہتے تھے کہ کوئی نمایاں کارنامہ انجام پائے کسی پائیدار اور نتیجہ خیز خدمت کا انتظام ہو جائے جس سے ملت و وطن کا اعزاز و اکرام بڑھے اس کے جو وسائل مخدوش نظر آ رہے تھے وہ ہر خطرے اور اندیشے سے محفوظ ہو جائیں اور جن مسائل کی پیچیدگی ہر قلب و نظر کے لئے پریشانی کا باعث تھی ان کے اطمینان بخش حل کے لئے اپنے دائرہ کار میں دن رات تدبیریں اور وسیلے تلاش کرتے رہتے تھے وہ گنتی کے ان افراد میں سے تھے جنہوں نے اپنی زندگی کی ہر متاع بے دریغ وطن عزیز کے لئے وقف کر رکھی تھی آہ کہ وہ اپنے وطن خویش و اقارب اور احباب و رفقاء سے دور اچانک ایک نہایت المناک حادثے کا شکار ہو گئے۔ ان کی موت یقیناً شہادت کی موت تھی جو ایک مسلمان اور ایک سپاہی کے لئے بہترین اور مطلوب ترین موت ہے لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ ہماری فوج کی ایک بہترین شخصیت ہم سے چھن گئی قوت دفاع کا ایک صد درجہ سرگرم اور فعال کارفرما ہم سے بچھڑ گیا۔ شدید رنج اس امر پر ہے کہ یہ حزن انگیز واقعہ کسی قومی محاذ پر پیش نہ آیا بلکہ ایک اتفاقی حادثہ اس کا موجب بنا اب وہ عالم بقا میں پہنچ گئے ہیں جہاں سے کبھی کوئی نہیں لوٹا زندہ و فانی کا کوئی طوفان ماتم گساری کی کوئی فراوانی اور آنسوؤں کی کوئی برسات انہیں واپس نہیں لا سکتی۔ سچ فرمایا اقبال نے۔

شورش بزم طرب کیا، عود کی تقریر کیا
دردمندانِ جہاں کا نالۂ شب گیر کیا!
عرصۂ پیکار میں ہنگامۂ شمشیر کیا!
خون کو گرمانے والا نعرۂ تکبیر کیا
اب کوئی آواز سوتوں کو جگا سکتی نہیں
سینۂ ویراں میں جانِ رفتہ آ سکتی نہیں

جنرل ملک متوسط درجے کے ایک زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے ان کے خصائل و اطوار ابتدائی دور میں بھی سب سے الگ تھے۔ مثلاً ایک وقت میں تعلیم کے لئے انہیں خاصی دور پیدل آنا پیدل واپس جانا پڑتا تھا کیونکہ ان کے گاؤں تک نہ کوئی سڑک تھی اور نہ سواریاں مل سکتی تھیں۔ انہوں نے اس مشقت خیز مشغلے میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ہمسروں سے کہا کہ دیکھنا چاہیئے دوڑ کر نہیں صرف قدم بہ قدم چل کر کون آگے نکلتا ہے اور کون سب پر بازی لے جاتا ہے اسی طرح مشقت کا اثر دونوں سے دور کر کے ہمسروں میں مقابلے اور مسابقت کا جذبہ پیدا کر دیا ظاہر ہے کہ اس تجویز سے نہ محض سفر کی مشقت ہی سہل ہو گئی بلکہ تمام رفیقوں میں ایک نئی روح عمل فروغ پانے لگی یہ خصوصیت جنرل اختر ملک کی فطرت میں ودیعت ہوئی تھی۔ جس کی تربیت کے وسائل انہوں نے طالب علمی ہی کے زمانے میں اختیار کر لئے اور ساتھیوں کو بھی اپنے رنگ میں رنگ لیا۔ عسکری زندگی میں بھی یہ خصوصیت ان کا امتیازی نشان رہی اور ان کی تمام کامیابیوں میں فضل ایزدی کے ساتھ اس خصوصیت کو بھی خاص درجہ حاصل ہے۔

مرحوم کے عم زاد بھائی ملک محمد جعفر خان ایڈووکیٹ بتاتے ہیں کہ ہمارے راستے میں پیپل کا ایک نہایت بلند درخت تھا جس کے پاس پانی کا تالاب تھا۔ جانے والے لوگ اس درخت کے سائے میں کچھ وقت کے لئے سستا لیتے تھے جنرل اختر ملک نے ایک روز یہ تجویز پیش کی کہ بھائیو محض سستانے سے کیا حاصل ہے بہتر یہ ہے کہ ہم پتھر لے کر اس زور سے پھینکیں جو اس درخت کی بلند ترین شاخوں کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف جا گرے۔ چنانچہ اس کی مشق بھی روزانہ ہوتی تھی اور آنے جانے والے لوگوں کو بھی اس مسابقت میں شامل ہونے کی دعوت دی جاتی تھی۔

یہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں کہ پیدل چلنے یا درخت کے اوپر سے پتھر گزارنے میں کوئی بھی ساتھی جنرل اختر ملک پر فوقیت حاصل نہ کر سکا۔

یہ زندگی کے بعض چھوٹے چھوٹے اور معمولی واقعات ہیں لیکن ان سے جنرل اختر ملک کی سیرت و کردار کے خط و خال کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے انگلستان کے لارڈ نیلسن کی طالب علمی کے زمانے کا ایک معمولی واقعہ بار بار بیان کیا جاتا ہے کیونکہ اس سے نیلسن کی سیرت کا بنیادی پہلو آشکار ہوتا ہے۔

بی اے پاس کر لینے کے بعد جنرل اختر ملک نے اپنے طبعی رجحانات کی بنا پر فوج کو پسند کیا اور سپاہی کی حیثیت میں بھرتی ہو گئے ایک سال میں ان کی ذاتی صلاحیتوں کا اندازہ کر کے انہیں ڈیرہ دون کی عسکری تربیت گاہ میں بھیج دیا گیا جہاں سے کامیاب ہو کر وہ افسر کی حیثیت میں لے لئے گئے۔ واضح رہے کہ یہ انگریزوں کے دور کا واقعہ ہے اور اس زمانہ میں محض ذاتی صلاحیتوں کے بل پر بڑے کا درآنا سہل نہ تھا پھر انہوں نے مختلف حیثیتوں میں کام کیا اور مختلف تربیت گاہوں میں بھیجے گئے جہاں انہوں نے اپنی امتیازی حیثیت قائم رکھی۔ میں نے سنا ہے کہ بعض غیر ملکی مبصروں نے ان میں عسکریت کے خاص جوہر دیکھ کر ایسی رائے دی جو شاید کسی دوسرے فرد کے متعلق نہ دی گئی ہو بہر حال وہ بہت ہی غیر معمولی فوجی افسر تھے ایسے ہی افراد ہیں جنہیں کارفرمائی کے مناسب مواقع مل جائیں تو بلند ترین درجات حاصل کر لیتے ہیں اس تقریب میں بعض شہرہ آفاق سپہ سالاروں کی زندگی کے بعض واقعات ذہن میں تازہ ہو گئے ہیں۔ لیکن میں تفصیلات میں پڑ جاؤں تو اندیشہ ہے کہ یہ تحریر جو ایک محبوب و ممتاز شخصیت کی محض یاد تازہ کرنے کے لئے مرتب کی جا رہی ہے اصل حدود سے تجاوز کر جائے گی۔

جنرل اختر ملک کی زندگی کا آخری ممتاز کارنامہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کشمیر ہے مرحوم کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ جو بھی ان کی فوج میں آ جاتا تھا اسے قلیل سی مدت میں وہ اپنے رنگ پر لے آتے تھے اور ان تمام عزائم سے اسے سرشار کر دیتے تھے۔ جن سے خود ان کی روح سرشار تھی وہی تھے جنہوں نے کشمیر کے مسئلہ کو جو عملاً افسردہ ہوتے ہوتے موت کے کنارے جا لگا تھا از سر نو زندہ و پائندہ مسئلہ بنا دیا انہوں نے جو منصوبہ بنایا تھا۔ میں اس کی تفصیلات سے آگاہ نہیں صرف اتنا جانتا ہوں کہ انہوں نے سیل بے پناہ کی صورت میں پیش قدمی کی اور کشمیر کے متصرفین پر پے در پے ایسی کاری ضربیں لگائیں جن سے کشمیر کی آزادی اور استخلاص کی امیدیں اس پیمانے پر درخشاں ہو گئیں کہ ہم جنوری ۱۹۴۹ء کے بعد ان پر درخشانی کا ویسا دور کبھی نہیں آیا تھا ایک موقع پر جنرل اختر ملک نے تنہا ہونے کے باوصف متصرفین کے جتھے سے ہتھیار رکھوا لئے اور انہیں گرفتار کر لائے ایسے نازک مواقع پر سپاہی یا افسر کے لئے محض ذاتی دلیری اور بہادری ہی کافی نہیں ہوتی اس کے پاس ایسا دماغ ہونا چاہیئے جو خطرات کے ہجوم میں بھی ہر نوع کے اضطراب اور گھبراہٹ سے بالکل بے پرواہ رہے اور اس کا یقین چٹان کی طرح استوار رہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایسی خصوصیتیں عطا کی ہیں کہ بعض مواقع پر ایک فرد پوری بٹالین اور پورے جیش کا وظیفہ ادا کر دیتا ہے تاریخ اسلام میں ایسی مثالیں بے شمار ہیں ہم کہہ سکتے ہیں کہ جنرل اختر ملک کی مثال بھی انہی میں شامل ہونے کے لائق ہے۔

ایسے یگانہ افراد ہر دور میں ہر جگہ نہیں پائے جاتے یہ رحمت الٰہی کا خاص نشان ہوتے ہیں جو قوت دفاع ایسی شخصیتوں سے شرف یاب ہو تو وہ اپنی خوش نصیبی پہ جتنا بھی ناز کرے کم ہوگا۔

جنرل اختر ملک کی بہت سی خصوصیتیں قابل ذکر ہیں اس لئے بھی کہ ان خصوصیتوں کا ذکر اس مرحوم کی یاد کے سلسلے میں ضروری ہے اور اس لئے بھی کہ ان سے ہمارے دوسرے بھائی اور عزیز فائدہ اٹھا سکیں اور مشاہیر کے ذکر کا اصل مقصد و مدعا یہی آخری چیز ہوتی ہے۔ لیکن یہ رشتہ بیان کو کھول نہیں سکتا کھولوں تو یہ بہت طویل ہو جائے گا تاہم مرحوم کی ذاتی خصوصیات میں ایک یہ تھی کہ معمولی سپاہی ہو یا بڑا افسر وہ سب کے ساتھ دلی خلوص سے ملتے تھے اپنے منصب کی بلندی اور اپنی کارفرمائی کا امتیاز ان کے جذبۂ اخوت پر کبھی اثر انداز نہ ہو سکے خصوصاً اپنے ضلع کے فوجیوں سے خواہ وہ کسی درجے کے ہوں مرحوم ملتے تھے اور معانقہ کرتے تھے ان کے حالات اس طرح پوچھتے تھے گویا ان کی بہبود کا انہیں خاص خیال ہے۔

پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ فوج میں اونچے عہدے پر فائز تھے اور ان کا مشاہرہ بھی خاصا ہوگا۔ تاہم انہوں نے زندگی بھر میں کوئی جائداد نہ بنائی۔ صرف اعزہ و اقارب کے سلسلے میں اپنے واجبات کی بجا آوری کا خیال رکھا اور بس۔

دراصل وہ عمومی نقطۂ نگاہ سے "دنیا" کے آدمی ہی نہ تھے۔ ان کی اپنی دنیا الگ تھی جس میں اہل خاندان سے اہل وطن تک کے تعلق میں واجبات کا ایک سلسلہ تھا اور انہی کو پورا کرتے جانا ان کے لئے ہر اعتبار سے باعث اطمینان تھا۔

کتنی اچھی کتنی دل آویز اور کتنی روح افزا زندگی تھی۔ جو مرحوم نے اس دنیا میں گزاری یہی زندگی ہے جس کی یاد سے فاصلۂ وقت گزر جانے کے باوجود دلوں میں تازہ ہے اور یقین ہے کہ آخر دم تک تازہ رہے گی۔ ایسے انسان دنیا میں کم ہی آتے ہیں جن کا نام سن کر دلوں میں گوناگوں ولولے ابھر آتے ہوں۔ انہوں نے ہوش سنبھالنے سے نفس واپسیں تک ایک ایک ساعت اسی طرح گزاری جس طرح صبح کے وقت کی لطیف ہوا دریا کی سطح پر ہلکی ہلکی لہریں پیدا کر دیتی ہے اور ان کی وجہ سے دریا کی ہیبت دلوں سے کافور ہو جاتی ہے یا جس طرح نسیم خیابانوں پر سے گزرتی ہے۔ وہ غنچوں کی گرہیں کھول کھول کر انہیں پھولوں کی شکل دیتی جاتی ہے ساتھ ہی پوری فضا عنبر بیز خوشبوؤں سے معمور ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اس کی مثال کو دوسروں کے لئے شمع راہ بنائے۔ آمین۔

اقبال نے کیا خوب فرمایا۔

شمع کی طرح جئیں بزم گہ عالم میں
خود جلیں، دیدۂ اغیار کو بینا کر دیں

(مولانا غلام رسول مہر)

درخواست دعا

خاکسار اور میری اہلیہ صاحبہ دونوں میو ہسپتال (ای وارڈ) میں بغرض اپریشن داخل ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ڈاکٹر محمد شفیع پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلائی تحقیق کا موجودہ دور (بقیہ صفحہ ۲)

آستانہ پر نہ جھکیں تو پھر ان کا خدائی عذاب کا مورد ہو کر ایک ہولناک تباہی سے ہمکنار ہونا یقینی ہے جس کے نتیجہ میں ان کی یہ سب کامیابیاں خاک میں مل کر رہ جائیں گی اور کوئی عجب نہیں کہ وہ صفحہ ہستی سے ہی نابود ہو کر رہ جائیں۔

بالخصوص خلائی تحقیق اور نت نئی کامیابیوں کے اس دور میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ قرآنی انذار اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئیوں کا اس رنگ میں اعادہ اور پوری شد و مد کے ساتھ انتباہ اس امر پر دال ہے کہ اس انذار کے پورا ہونے کا وقت قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ اب یہ ان قوموں کے اپنے اختیار میں ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اپنی اس کامیابی پہ تذلل اور عجز کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہ اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کے ابدی انعامات کی وارث بنیں۔ اور اگر چاہیں تو اپنی ان کامیابیوں پر گھمنڈ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اور زیادہ برگشتہ ہو کر اس تباہی کے گرداب میں جا پھنسیں جو کہ سروں پر منڈلا رہی ہے۔

"یاد رکھنے کی باتیں" کا امتحان

کتابچہ "یاد رکھنے کی باتیں" کا امتحان ۶ ستمبر ۱۹۷۱ء بروز سوموار ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ تمام اطفال اچھی طرح سے تیاری کر لیں۔ قائدین مجالس پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے جلد اطلاع دیں تاکہ پرچے بھجوائے جا سکیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تجاویز برائے شوریٰ خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر شوریٰ کا انعقاد ہوگا۔ قائدین مجالس مقامی، قائدین اضلاع، قائدین علاقہ سے التماس ہے کہ شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں۔ دفتر مرکزیہ میں تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۷ ستمبر ۱۹۷۱ء / ۷ تبوک ۱۳۵۰ ہش ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان کے وی۔ پی

ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان کے جن خریداروں کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کو چندہ بھجوانے کی یاد دہانی کروائی گئی تھی۔ جن خریداروں کا چندہ یاد دہانی کے باوجود بھی موصول نہیں ہوا ان کی خدمت میں رسالہ وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔

خریداران سے التماس ہے کہ جن کے نام رسالہ کی وی پی آئے وہ وصول کر کے ادارہ کی اعانت فرمائیں۔ شکریہ۔

(مینیجر رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان)

پتہ مطلوب ہے: مکرم شیخ شیر دل صاحب ولد سجاول خان صاحب وصیت نمبر ۱۴۵۶۹ کنری ضلع تھرپارکر کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نور کا جل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور حفاظت کے لئے بہترین تحفہ
مردوں عورتوں سب کے لئے مفید ہے قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۳۸

دعا کی درخواست: میری لڑکی رضیہ بیگم کو دورے پڑتے ہیں عاجز کو پیشاب کی بیماری ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (اللہ دتہ ریٹائرڈ ٹیچر جھنگ شہر)

طلبہ و طالبات فضل عمر درس القرآن منعقدہ ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء (د کا)

نتیجہ (۲)

لطیف احمد طاہر ربوہ	۸۱
عبدالشکور "	۱۱۸
منیر احمد خان "	۹۸
محمد یونس "	۶۶
عزیز احمد "	۷۲
رانا عبدالمنان عابد "	۸۴
مبشر احمد تبسم	۱۴۸
رانا عبدالماجد	۱۷۶
نعیم احمد باجوہ	۱۴۶
عبدالحی صاحب	۷۰
مرزا صمد احمد	۷۳
محمد انور	۹۵
مصدق احمد ناصر	۱۱۶
محمد اسلم راشد	۹۶
سفیر احمد	۶۰
مقصود الرحمٰن	۱۲۰
سلیم احمد صابر	۸۰
مبارک احمد سونگی	۸۴
رفیق احمد خان لغاری	۱۱۱
فضل احمد فضلی	۶۵
مرزا حفیظ احمد	۱۲۶
محمد اشرف	۱۵۱
ظہیر احمد	۷۴
نصیر احمد عابد	۵۹
نصیر احمد باجوہ	۱۰۱
قمر الدین	۸۱
نسیم احمد	۱۳۷
انیس الرحمٰن	۱۰۲
صوبیدار فضل القادر	۱۷۴
کراچی	
عبدالرشید "	۱۱۵
عبدالحمید	۱۳۷
راولپنڈی	
محبوب احمد خان "	۱۳۲
شریف احمد ورک "	۱۴۱
کرار خالد "	۸۱
سید مبشر احمد "	۱۲۹
نصیر احمد ورک "	۱۳۰
کوئٹہ	
چوہدری محمد حیات	۱۶۷
مظفر گڑھ	
عبدالواسع جاوید	۱۳۷
محمد مصطفیٰ	۱۰۴
محمود احمد	۱۳۵
جھنگ	
حافظ مبارک علی صاحب	۱۵۷
وقار احمد ناصر	۱۱۷
کبیر الدین ثاقب	۱۴۲
لطف اللہ سلیم	۱۰۵
ملتان	
عبدالخالق محمود	۸۷
سرگودھا	
شیخ عنایت اللہ "	۱۳۱
نعمت اللہ جاوید "	۱۵۱
نعیم احمد "	۷۶
سعید احمد باجوہ "	۱۴۷
ناصر احمد "	۱۱۵
رحمت اللہ منگلا "	۱۴۷
سلطان احمد "	۱۰۶
منور احمد "	۱۰۳
فدا حسین "	۱۵۶
محمد افتخار "	۱۰۱

ہفتہ وصولی تحریک جدید منائیں

از یکم ستمبر تا ۷ ستمبر ۷۱ء

تحریک جدید کے سال رواں کے اختتام میں صرف دو ماہ باقی ہیں۔ لیکن وصولی صرف ۳۷٪ ہوئی ہے۔ بقیہ وعدہ جات وصول کرنے کے لئے عہدیداران جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ وعدہ کنندگان کو فرداً فرداً مل کر وصولی کا اہتمام فرمائیں۔ ماہ ستمبر کا پہلا ہفتہ اس کار ثواب کے لئے مخصوص کر دیں۔ اپنی مساعی سے مرکز کو مطلع فرمائیں اور وصول شدہ رقوم جلد از جلد مرکز کو ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۸-۹-۱۰ اخاء/اکتوبر کو ربوہ میں ہوگا

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

دوسرا سال شروع ہو چکا ہے

گذشتہ سال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے افریقہ کے تاریخی سفر سے واپسی پر ماہ احسان میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک فرمائی تھی۔ اب اس مبارک تحریک کا دوسرا سال شروع ہو چکا ہے۔ اے مخلصین جماعت۔ گذشتہ سال آپ نے اپنے پیارے امام کی آواز پر جس والہانہ انداز میں لبیک کہی تھی۔ اسی جذبہ اور جوش کے ساتھ سال رواں کی رقم آخر نبوت ۱۳۵۰ ہش (۳۰ نومبر ۱۹۷۱ء) تک ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ خدا تعالیٰ کے دئے ہوئے اموال میں سے اسی کی راہ میں خرچ کر کے اس کی رضاء کو حاصل کرنے کی کوشش کیجئے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۸-۹-۱۰ اخاء/اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ تمام عہدہ داران لجنہ اماء اللہ اس بات کا اچھی طرح اعلان کر دیں اور تمام جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ جمعہ میں اعلان کر دیں کہ کسی ایسی عورت کے قیام وطعام کی ذمہ داری لجنہ پر نہیں ہو گی جو بغیر صدر لجنہ کی تصدیق کے اجتماع میں شرکت کرے گی جہاں لجنہ کی تنظیم ابھی قائم نہیں ہوئی وہاں کی مستورات پریذیڈنٹ جماعت مقامی کی تصدیق ہمراہ لائیں۔ اجتماع کا پروگرام ہر لجنہ اماء اللہ کو بھجوایا جا رہا ہے۔ اجتماع میں ہر لجنہ (خواہ وہ بڑی ہو یا چھوٹی) کی نمائندگی ضروری ہے۔

(خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال مجلس انصار اللہ کا سولہواں مرکزی اجتماع مورخہ ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء/اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے اس موقعہ پر مجلس شوریٰ انصار اللہ کا انعقاد بھی ہوتا ہے۔ شوریٰ کا ایجنڈا زیر ترتیب ہے تمام مجالس سے درخواست ہے کہ وہ شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے تجاویز بھجوائیں اس کا طریق یہ ہے کہ زعیم/زعیم اعلیٰ اپنی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد تجویز/تجاویز معین الفاظ میں لکھ کر مرکز میں بھجوا سکتے ہیں۔ قواعد کے مطابق ایسی تجاویز پر غور نہیں ہو سکتا جو مجلس عاملہ میں پیش ہو کر منظور نہ ہو چکی ہوں وقت تھوڑا ہے مجالس کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سمندری ضلع لائلپور میں انصار اللہ کا اجتماع

مکرم چوہدری احمد الدین خان صاحب ناظم ضلع لائلپور کی تجویز پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۷۱ء بروز سوموار سمندری میں انصار اللہ کا اجتماع منعقد کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ تحصیل سمندری سے تعلق رکھنے والے تمام انصار سے گذارش ہے کہ وہ اس اجتماع میں ضرور شرکت فرمائیں توقع ہے کہ مرکز کی طرف سے دو بزرگ اس اجتماع میں مرکز کی نمائندگی فرمائیں گے۔ انشاء اللہ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

(۱) میرے ابا جان مکرم صوفی نذیر احمد صاحب ٹاہلی ضلع تھرپارکر [illegible] زکام کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(منیر احمد جاوید۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج اور احمدی والدین کی ذمہ داری

تعلیم الاسلام کالج ہمارا اپنا ادارہ ہے جسے ہر لحاظ سے کامیاب بنانا ہم سب کا مشترکہ فرض ہے۔ نئے تعلیمی سال کا آغاز عنقریب ہو رہا ہے۔ فرسٹ ایئر (میڈیکل۔ نان میڈیکل اور آرٹس) کا داخلہ مورخہ ۲۳ اگست سے شروع ہے۔ تمام وہ احمدی احباب جو اپنے بچوں کو کالج کی اعلیٰ تعلیم دلانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہیں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا مندرجہ ذیل ارشاد پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

> "ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں۔ وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے تو کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال ربوہ) بھیج سکے خواہ اس کے گھر میں کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے تو وہ بھی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔"

(الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۴ء)

نہایت صاف ستھرا اور پُرسکون ماحول۔ امن وسلامتی کا حامل معاشرہ ہر قسم کی پراگندگیوں سے پاک اور مسموم فضا سے مُبرا فضا۔ مخلص ومحنتی سٹاف، سائنسی آلات سے آراستہ نہایت قیمتی لیبارٹریز۔ یہ خصوصیات ہمارے کالج کا طرۂ امتیاز ہیں۔ اپنے قابل اور ذہین بچوں کو کالج کی تعلیم کے لئے مرکز سلسلہ میں بھجوائیں۔ جہاں تعلیم کے ساتھ ساتھ طلباء کی دینی تربیت کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

پرنسپل ٹی۔ آئی کالج۔ ربوہ

ضروری اعلان

فضل عمر گرلز ماڈل ہائی سکول ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد ۴ تبوک/ستمبر ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ بوقت سات بجے صبح کھُلے گا۔ اساتذات وطالبات مقررہ وقت پر حاضر ہوں۔

(ہیڈ مسٹریس)

ضرورت ہے

نظارت بیت المال آمد میں چند انسپکٹران کی ضرورت ہے۔ جو میٹرک پاس ہوں عمر ۲۵ سال اور ۳۵ سال کے درمیان ہو۔ دینی معلومات اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ ابتدائی تنخواہ حسب قاعدہ ۹۰-۴-۱۳۰/۵-۱۶۰/۶-۲۲۰ کے گریڈ کے مطابق ہوگی۔ خواہشمند احباب، امراء/صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ درخواستوں اور اسناد کے ہمراہ ۵ تبوک/ستمبر بروز اتوار آٹھ بجے صبح تک نظارت بیت المال میں تشریف لے آویں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

خریداران الفضل کیلئے ضروری اطلاع

مورخہ ۲۸ اگست کے بعد اگر کسی خریدار کو بذریعہ ایجنٹ الفضل کا پرچہ نہ ملے تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ آپ کے ایجنٹ صاحب نے الفضل کا بل ادا نہیں کیا نہ بقایا رقم ادا کی ہے اور نہ ادائیگی سے متعلق کوئی تسلی بخش جواب ہی دیا ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

(۲) میری خالہ جان محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ آف محمد آباد اسٹیٹ سندھ کے بچے بیمار رہتے ہیں۔ احباب جماعت درد دل سے ان بچوں کی کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

(سعید احمد سہیل دارالرحمت غربی ربوہ)

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
نیشنل ترقیاتی بنک آف پاکستان
بہاول نگر
رجسٹرڈ ایل